| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

ولی کی شان مذہب بریلویت میں

اللہ تبارک وتعالی نے ہر دور کے اندر اپنے مقرب بندے پیدا فرمائے جنہوں نے انسانیت کی اصلاح کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیں اور انہی بزرگوں کی وجہ سے دین متین آج ہم تک پہنچا، یہ لوگ اولیا اللہ کہلائے۔ مگر بدقسمتی سے ایک ایسا بد مذہب فرقہ پیدا ہوا جس نے اولیا اللہ کی توہین کی۔ چنانچہ مذہب بریلویت کا مطالعہ کریں آپکو ایسی خرافات سے بھرا نظر آئے گا۔

چنانچہ بدبخت مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اپنے پیٹ کی خاطر ان بزرگوں پر بھتان باندہ کر سادہ لوح لوگو ں کو گمراہ کیا۔

چنانچہ ملفوظات حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۰۲ پر لکھتا ہے :

حافظ الحدیث سیدی احمد سلجماسی کہیں تشریف لیے جاتے تھے راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑھ گئی یہ نظر اول تھی بلا قصد تھی دوبارہ آپ کی نظر اٹھ گئی۔ اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبدالعزیز دباغ آپ کے پیر و مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہوکر انہیں سیدی احمد سلجماسی کے دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ نے فرمایا کہ تم نے رات کو ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہم بستری کی یہ نہیں چاہیے۔ عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی ،فرمایا سوتی نہ تھی ،سوتے میں جان ڈال دی تھی ،عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کی ہاں ایک پلنگ خالی تھا۔ فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہوتا ہر آن ساتھ ہے۔

بعض بزرگان دین کو کشف اور الہام سے کسی واقعہ کا علم ہو جانا قواعد شرعیہ کے تحت صحیح ہے اور اسکا انکار کرنا باطل ہے مگر ہمیں تو خاں صاحب کی اس تفریح اور خط کشیدہ الفاظ سے اختلاف ہے کہ تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہوتا ہر آن ساتھ ہے اور ہر دیانت دار اور باانصاف مسلمان کو اس سے اختلاف کرنا چاہیے۔

حضرات ہمیں تو یہ حوالہ بھی نقل کرتے ہوئے شرم آتی ہے مگر کیا کیا جائے ہم بھی مجبور ہیں۔ دیکھا کہ ان بریلویوں کے علم غیب اور حاظر و ناظر کی انتہا کیا ہے۔ مرید کی ہمبستری کے وقت بھی ان کے پیر و مرشد حاظر و ناظر ہوتے ہیں اور سب واقعہ (کاروائی) خود ملاحظہ فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے تو ارشاد فرمایا کہ تمہارے ساتھ جو فرشتے ہیں (کراما کاتبین) وہ دو حالتوں میں تم سے الگ ہو جاتے ہیں

جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھتے ہو

جب تم ہمبستری کیا کرتے ہو

ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۰۹ و مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۹

علامہ عزیزیؒ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے

السراج المنیر جلد ۲ صفحہ ۱۰۶

قارئین کرام آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ ایسی حالت میں تو فرشتے بھی الگ ہوجاتے ہیں جو اللہ تعالی کی طرف سے انسان کے اعمال اور اقوال کی حفاظت کرتے اور لکھتے ہیں اور شرم کے مارے علیحدہ اور جدا ہوجاتے ہیں ۔ مگر فریق مخالف کے نزدیک بزرگان دین کی یہ قدر اور تعظیم ہے کہ وہ اس حالت میں بھی شرم نہیں کرتے اور مرید بچارے کی جان نہیں چھوڑتے اور گویا یوں کہتے ہیں کہ مان نہ مان میں تیرا مہمان ۔

بریلوی حضرات سے گزارش

میری تمام بریلوی حضرات سے گزارش ہے کہ خدارا اپنے ان گستاخانہ عقائد پر غور کرو ۔ کیا یہ کسی ولی کی شان ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے مرید کا ہمبستری کے وقت تمام پروگرام ملاحظہ کرے ۔ کیا ولی شریعت کا راستہ بتلانے کے لیے ہوتا ہے یا اس طرح کی خرافات کے لیے ۔ خدارا غور کرو ۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات!

خاکپائے علمائے دیوبند

حافظ محمد اذلان

visit: brelvimazhab.weebly.com

قلب شیخ پر فائض ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آ رہے پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہو جائے گی شجر و حجر در و دیوار پر شیخ کی صورت عیاں نظر آئے گی یہاں تک کہ نماز میں بھی جدا نہ ہو گی اور پھر ہر حال اپنے ساتھ میں پاؤ گے۔ حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لیے جاتے تھے راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی یہ نظر اول تھی بلا قصد تھی دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی۔ اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیر و مرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو کر انہیں سیدی احمد سلجماسی کے دو بیویاں تھیں سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہم بستری کی یہ نہیں چاہیے۔ عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی۔ فرمایا سوتی نہ تھی۔ سوتے میں جان ڈال دی تھی۔ عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا فرمایا وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا۔ فرمایا اس پر میں تھا۔ تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں ہر آن ساتھ ہے۔

نابالغ کی بیعت

عرض۔ بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے۔

ارشاد۔ اگر ایک دن کا بچہ ہو تو ولی کی اجازت سے بیعت ہو سکتا ہے۔

عرض۔ اثبات ہلال میں تار پر اعتقاد ہو گا یا نہیں۔

ارشاد۔ میرا رسالہ ازکی الاہلال ملاحظہ فرمایئے جس میں بدر کی طرح روشن کیا ہے رویت ہلال میں تار اور خط کی خبر معتبر نہیں۔ لیکن گنگوہی صاحب نے معتبر مانی اور اپنے علم و فہم کی بانگی دکھانے کو اس پر یہ استدلال مضحکہ اطفال تراشا کہ تحریر معتبر ہے اور تحریر قلم سے یا طویل بانس سے ہر طرح تحریر ہے تو